

بانسی: حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری

قدس اللہ بسوۃ السعید مسند نشین راج خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور

شریعت، طریقت اور اجتماعیت پر مبنی دینی شعور کا نقیب

ماہنامہ
الکیمی
الہور

مدیر اعلیٰ: حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری
جائشین حضرت اقدس رائے پوری راج

مجلس ادارت

سرپرست: ڈاکٹر مفتی سعید الرحمن

صدر: مفتی عبدالستین نعمانی

مدیر: محمد عباس شاد

• درس قرآن

• درس حدیث

• خطبات و بیانات

• نصیحت آموز حکایات

• اخلاقیات

• بچوں اور خواتین کا کالم

• رفتار کار

• دینی مسائل

اداریہ

عبادات کے مطلوبہ اجتماعی اثرات

• نئی وی چینل اور رمضان المبارک کا تقدس

• روحانی تربیتی اجتماع رمضان المبارک

• نماز تراویح کے مسائل

جون 2014ء / شعبان المعظم 1435ھ - جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 6 - قیمت فی شمارہ: مبلغ 20 روپے - سالانہ نمبر شپ: مبلغ 200 روپے - تین سالہ نمبر شپ: مبلغ 500 روپے

مسند نشین ثانی
خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور

ارشاد گرامی حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ

فرمایا: ”پیغمبر ایسے خاندان میں پیدا ہوتے ہیں، جو قوم میں ایسا ہو کہ لوگوں میں اس خاندان کی عزت ہو اور لوگ اس کے اتباع کو پسند کرتے ہوں اور اس خاندان میں سب سے زیادہ خوبیاں ہوں۔ پیغمبر کو لوگ طبعاً پسند کرتے ہوں۔ پیغمبر کے قومی اخلاق پسندیدہ خوبیوں کے ہوں اور جو باتیں نخوت و تکبر وغیرہ کی خاندان میں ہوں، وہ پیغمبر میں نہیں ہوتیں، تاکہ اس سے لوگوں کو خاندانی اور قومی تصادم کم سے کم ہو، بلکہ نہ ہو۔ اور پھر اسی قوم میں سے اس پیغمبر کے مخالف اور خاندان میں سے اس کو رد کرنے والے ہوا کرتے ہیں، تاکہ ان میں سے جو متاثر ہوں، ان کی لوگ سند پکڑیں کہ یہ مان گئے تو ہم کو کیا مار ہے۔ اتنی مخالفت شدید کے بعد جو مانے ہیں، تو پیغمبر میں واقعی خوبی ہے، ورنہ یہ کیوں مانتے۔“

(مجلس 4/رمضان المبارک 1365ھ/2/اگست 1946ء-رائپور) (ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری، ص: 23-22-طبع: مکتبہ رشیدیہ، لاہور)

مدیر اعلیٰ مفتی عبدالخالق آزاد طابع و ناشر نے اے۔ جے پرنٹرز 28/A نسبت روڈ لاہور

سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ ”رحیمیہ“ رحیمیہ ہاؤس 33/A کوئینز روڈ لاہور سے شائع کیا۔

رحیمیہ کا انگلش ایڈیشن ہماری ویب سائٹ پر پڑھا جاسکتا ہے۔

الرحیمیہ ماہنامہ

رحیمیہ ہاؤس، 33/A کوئینز روڈ (شارع فاطمہ جناح) لاہور

092-42-36307714, 36369089-www.rahimia.org

Email: info@rahimia.org

سکھر کیپس

فلیٹ نمبر 1st, 111 فور، رائل اپارٹمنٹ

ریس کورس روڈ، سکھر

0092-71-5615185

ملتان کیپس

رحمیہ ہاؤس 30/A سٹریٹ نمبر 2، خان کالونی

چنگی نمبر 7، ایل ایم کیروڈ، ملتان

0092-61-6212021

راولپنڈی کیپس

رحمیہ ہاؤس، 7-N.A، سیویٹھ روڈ

سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

0092-51-4581357-58

کراچی کیپس

رحمیہ ہاؤس، 16-A، مورین خان سوسائٹی، مقب شارکٹ

نزد ماہر پورٹ، شاہراہ فیصل، کراچی

0092-021-34600000, 021-34600001

درس قرآن

تشریح: حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

روزے کی حقیقت و ماہیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَبَىٰ عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ كَمَا كُنْتُمْ عَلَىٰ الْذِين مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾
(مسلمانو! تم پر روزے اسی طرح لکھے گئے، جس طرح تم سے پہلی امتوں اور قوموں پر اس سے پہلے لکھے گئے تھے، تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔) (183:2)

ہمیں صاف بتا دیا گیا کہ رمضان کی فریضت اس لیے ہے کہ ہم اس عطائے ناموس فرقان و ہدیٰ (قرآن) پر خدا کا شکر بجالائیں اور اس کے نام کی تقدیس کریں۔ پس رمضان میں ہماری بھوک، پیاس، ہمارا مادیات عالم سے اجتناب اس یادگار میں سے ہے کہ ہم تک جو (بغیر خدا کا پیغام لایا، وہ ان دنوں بھوکا اور پیاسا تھا اور وہ تمام لذائذ مادی سے مجتنب (دور) تھا۔ پس رمضان کی حقیقت کیا ہے؟ وہ ماہ مقدس جس میں داعی اسلام محل نزول قرآن کے لیے ضروریات مادیہ سے مستغنی رہے۔ اسی لیے ضروری ہوا کہ ان کو ماننے والے بھی ان ایام میں مادی ضروریات سے مستغنی رہیں، تاکہ اس توفیق و ہدایت کا شکر یہ و ممنونیت اور اظہار اطاعت و عبودیت ادا ہو، جو ان کو اس ماہ مقدس میں عطا ہوئی۔

قرآن مجید نے حکم صیام کے مواقع پر روزے کے تین نتائج بیان کیے ہیں: 1- تاکہ تم متقی بنو۔ 2- تاکہ تم اس عطائے ہدایت پر خدا کی تکبیر و تقدیس کرو۔ 3- تاکہ تم اس نزول خیر و برکت اور اس عطائے فرقان پر خدا کا شکر بجالادو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے کی حقیقت تین اجزا سے مرکب ہے: تقویٰ، تکبیر و تقدیس اور حمد و شکر۔ پس روزہ جو ہمارا علاج روحانی ہے، اگر اس سے شقائے روحانی حاصل نہ ہو تو حقیقت میں وہ روزہ نہیں، فاقہ ہے۔ اور ایسے صائم اور روزہ دار، جن کے روزے میں اِتْقَان، تقدیس اور شکر کے عناصر ثلاثی نہیں، وہ فاقہ کش ہیں۔

تقویٰ کے لغوی معنی کسی چیز سے بچنے کے ہیں، لیکن اسلام کی اصطلاح میں تقویٰ ”تمام دنیاوی آلائشوں، انسانی کمزوریوں، جسمانی خواہشوں اور نفسانی نجاستوں سے جسم و روح کو محفوظ رکھنا“ ہے۔ یہی روزے کی حقیقت و ماہیت ہے، جس کے ساتھ ساتھ دل سے تقدیس و تکبیر کی صدائے غیر محسوس اور زبان سے حمد و شکر کی آواز جہر بلند ہونی چاہیے۔

اصل شئے روح کا تقویٰ، نفس کی طہارت، خواہشوں کا جس، قوتوں کا احتساب اور جذبات کا ایثار ہے۔ اور چونکہ مخلوقات کے لیے غذا کی خواہش سب سے بڑی مجبورکن خواہش ہے، اس لیے درس صبر، تعلیم قتل، تولید فضائل اور نفوذ اتقا و ایثار نفس کے لیے اسی خواہش کے ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کو تمام روحانی فضائل کے کسب اور تمام اخلاقی رذائل سے اجتناب کا وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزے کا حکم دینے کے بعد اس کی علت ایک نہایت ہی جامع و مانع اصطلاح شریعت میں واضح کر دی گئی کہ

”تاکہ تم بُرائیوں سے بچو“ اور پرہیزگار بننے کی صلاحیت پیدا کرو۔
(استفادہ: ”حقیقت صیام“ از مولانا ابوالکلام آزاد)

درس حدیث

تشریح: حضرت مولانا خواجہ عبدالرحمن فاروقی

روزہ ڈھال ہے

عن ابی غبیدة، قال: سمعتُ رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ”الصَّیَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ یَخْرُفْهَا.“

(حضرت ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے کہ ”روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے، جب تک اسے پھاڑ نہ دے۔) اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی اہمیت بیان کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ روزہ دار کی ڈھال ہے۔ گویا جس طرح آدمی ڈھال سے اپنا بچاؤ کرتا ہے، اسی طرح روزہ دار روزے کی مدد سے اپنے دشمن یعنی شیطان سے اپنی حفاظت کرتا ہے۔ دوسری روایت میں آتا ہے کہ ”روزہ اللہ کے عذاب سے حفاظت ہے۔“ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ ”روزہ جہنم سے حفاظت ہے۔“

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ”کسی نے عرض کیا: اے رسول اللہ! روزہ کس چیز سے ٹوٹ جاتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ: ”جھوٹ اور غیبت سے،“ آج کل روزہ گزارنے کے لیے اسے مشغلہ قرار دیا جاتا ہے کہ گپ شپ کی جائے، جھوٹی سچی کہانیاں سنی اور سنائی جائیں، حال آں کہ یہ سب ناجائز ہیں۔ علمائے کرام نے روزے کے آداب میں چھ باتیں بتائی ہیں کہ روزہ دار کو ان کا اہتمام کرنا ضروری ہے:

- 1- نگاہ کی حفاظت: کہ کسی بے محل جگہ پر نہ پڑے۔ بے محل کا مطلب یہ ہے کہ ایسی چیز پر نہ پڑے جو دل کو اللہ تعالیٰ سے ہٹا کر دوسری طرف متوجہ کر دے۔
 - 2- زبان کی حفاظت: جھوٹ، جعل خوری، بکواس، غیبت، بدگوئی، جھگڑا وغیرہ سب اس میں داخل ہیں۔
 - 3- کان کی حفاظت: ہر مکروہ چیز، جس کا کہنا اور زبان سے نکالنا ناجائز ہے، اس کی طرف کان لگانا اور سننا بھی ناجائز ہے۔
 - 4- باقی اعضائے بدن کی حفاظت: مثلاً ہاتھ کو ناجائز چیز کے پکڑنے اور پاؤں کو ناجائز چیز کی طرف چلنے سے روکنا۔
 - 5- افطاری کے وقت اتنا زیادہ نہ کھانا کہ ہضم نہ ہو سکے۔ اس لیے کہ روزے کی غرض اس سے فوت ہو جاتی ہے۔
 - 6- یہ کہ روزہ دار کو روزے کے بعد اس چیز سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ نہ معلوم یہ روزہ قبول ہو یا نہیں۔
- روزہ رکھنے سے انسان میں وہ خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں، جو شیطان کو ہمیشہ انسان سے دُور رکھتی ہیں۔ شہوت کی شدت ختم ہو جاتی ہے۔ بدکلامی جاتی رہتی ہے۔ جھوٹ، مکر، فریب اور غیبت کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔ ذکر و عبادت کی طرف رُحمان بڑھ جاتا ہے۔ غرض کہ روزہ واقعی شیطان کے خلاف ڈھال کا کام دیتا ہے۔

عبادات کے مطلوبہ اجتماعی اثرات

اسلام انسانی زندگی کی تہذیب و تہذیب کا ایک جامع پروگرام ہے۔ اس نے انسانی زندگی کو توازن اور حسن بخشنے کے لیے ایک ایسا نظام عبادات عطا کیا ہے، جس کے باعث انسان ہر لحاظ سے عملی طور پر توانا اور آمادہ عمل رہتا ہے۔ اس نظام عبادات کی بدولت وہ عملی زندگی کی مشکلات سے گھبرانے کے بجائے مسائل کے حل اور ترقی کے نئے امکانات کی جستجو میں فکری بلندی اور نظریاتی وسعت اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔

اسلام میں ان عبادات کا حقیقی مفہوم اپنے خالق کے ساتھ نسبت کی درستگی اور اپنی تمام صلاحیتوں کو اللہ تعالیٰ کی منشا و مرضی کے مطابق مخلوق کی بھلائی اور معاشرے کی ترقی کے لیے استعمال میں لانا ہے۔ جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ اسلام نے انسان کے لیے عبادات کا جو نصاب ترتیب دیا ہے، اس کے اہم ترین ارکان: نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج ہیں۔ یہ ایک آفاقی اور ابدی قانون ہے کہ ہر عمل کا ایک اثر اور نتیجہ ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر اچھا اور بُرا عمل اپنا ایک اثر رکھتا ہے۔ اس کا نکتہ میں ہر ذرے کی حرکت ایک نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اثر اور نتیجہ سے خالی کسی قول و فعل کا دنیا

میں کوئی وجود نہیں ہے۔ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات قرار دیا ہے تو اس کا کوئی فعل اور عمل نتیجے سے کس طرح خالی ہو سکتا ہے؟ اسی قاعدے اور قانون کے تحت اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ افعال و اعمال جو انسانوں کے لیے فرض کا درجہ رکھتے ہیں، وہ اثر اور نتیجے سے کیسے خالی ہو سکتے ہیں؟ لہذا یہ عبادات انسانوں کے لیے بہت بڑے نتائج اور مقاصد کی حامل ہیں۔ قرآن حکیم نے خود ان اعمال کی غرض ان کے نتائج کو قرار دیا ہے، جو اللہ تعالیٰ ان اعمال کے ذریعے انسانوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً نماز کے متعلق فرمایا: ”بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔“ (العنکبوت) علاوہ ازیں نماز ہمیں نظم و ضبط، سماجی مساوات اور اجتماعت کا قیام سکھاتی ہے۔ اور روزے سے متعلق فرمایا: ”تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، تاکہ تم پر ہیبت گار بنو۔“ (البقرہ) اس کے علاوہ روزہ ہمیں تزکیہ نفس، انسان دوستی اور قانون و ضابطے کی پابندی سکھاتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے متعلق فرمایا: ”یہ ظاہری اور باطنی پاکیزگی کا باعث ہے۔“ (التوبہ) اور ”اس پر مفلسوں، محتاجوں، غلاموں، قرض داروں اور مسافروں کا حق ہے۔“ (التوبہ) اس کے علاوہ زکوٰۃ، معاشی عدل، تعاون باہمی سکھانے کا ذریعہ اور معاشرے کو معاشی عدل پر رکھنے کی ایک خود کار حکمت عملی ہے۔ حج کے متعلق ہے کہ: ”جس پر حج لازم ہو جائے تو وہ نہ تو بے ہودہ گوئی کرے گا، نہ فسق و نافرمانی کا ارتکاب کرے گا اور نہ ہی جھگڑے گا۔“ (البقرہ) یعنی انسانوں کو نقصان اور تکلیف کا کوئی کام اس سے سرزد نہ ہو۔ اس کے علاوہ حج ہمیں مساوات، بین الاقوامی اجتماعیت اور وحدت انسانیت کا سبق دیتا ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 6 پر

اور ادا کار بطور پروگرام میزبان اسلام پر سندا مانے جا رہے ہیں اور شوبز کی بے پردہ خواتین بطور میزبان قوم کو ”دعوت تقویٰ“ دے رہی ہیں۔

جس طرح رمضان میں ناجائز منافع خورتا ہر اپنے مسلمان بھائیوں کو منگنے داموں ایشیا فروخت کر کے لوتے ہیں، اسی طرح چینلوں غیر معیاری رمضان پروگرام چلا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان لوتے ہیں۔ جس طرح ملٹی میڈیا کمپنیاں اپنی مصنوعات پر سستے رمضان پیکیج چھاپ کر اپنی سیل کو بڑھاتی ہیں، اسی طرح ہمارے چینلوں اپنے پروگراموں پر رمضان کا لیبل لگا کر ان کی ریٹنگ بڑھاتے ہیں۔ رمضان کا تقدس اور مسلمان کا فائدہ دونوں ہی کے پیش نظر نہیں ہے۔ کمرشل ازم اور ملٹی میڈیا کمپنیوں نے جس طرح ہماری سیاست، معیشت، ثقافت، علم اور روایات پر قبضہ کر رکھا ہے، اسی طرح آج ہمارا دین بھی داؤ پر لگا ہے۔ یہ لوگ اسے بھی اپنے معاشی اور تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور دین کے تحفظ کے دعوے دار ایسکر پرسن اس میں دلال کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ مختلف کمپنیوں کی تشہیر کی خاطر متنوع مصنوعات سے سب سے افطاری کے دسترخوان پر جب روزہ کھولنے کی دعا کے ساتھ وہ براجمان ہوتے ہیں تو انھوں نے کبھی سوچا کئی وی سکرین کے سامنے بیٹھے غریب اور ان کے بچوں پر کون سی قیمت ٹوٹی ہے! کیوں کہ سیل بڑھانے کی خاطر مصنوعی (Artificial) دسترخوان پر دکھائی جانے والی انواع و اقسام کے کھانے کی چیزیں وہ اپنے معصوم بچوں کے لیے نہیں خرید سکتے۔

بقیہ صفحہ نمبر 11 پر

ٹی وی چینلز اور رمضان المبارک کا تقدس

محمد عباس شاہ

ہمارے معاشرے میں ویسے تو زندگی کے ہر شعبے میں آزادی کے غلط اور ناقص مفہوم کا راج ہے، لیکن صحافت اور میڈیا کی چکا چوند نے تو ہماری اجتماعی سوچ اور بصیرت کے سوتے ہی خشک کر دیے ہیں اور ہمارا نابالغ میڈیا ہاتھ میں ”مطلق آزادی“ کا تیشہ لیے قوم کی شرگ کاٹنے کے درپے ہے۔ ویسے تو ہمارے چینلز پر پورا سال ہی دین کے نام پر فال ٹکالنے اور استعارے کے ذریعے نوکری، کاروبار، شادی، بیرون ملک سفر کے متعلق پیشین گوئیاں کی جاتی رہتی ہیں اور دین کے سدا بہار نظام فکر سے اجتماعی، سماجی اور قومی مسائل پر رہنمائی سے پہلو تہی کی جاتی ہے، لیکن رمضان کے مقدس مہینے میں تو یہ ”جہوت“ اپنے تمام تر مکروہ چہرے کے ساتھ پورا مہینہ قوم کے سامنے ”ناچتا“ رہتا ہے اور قوم کی توجہ اس مہینے کی روح؛ اصلاح قلب، تصفیہ باطن اور تقویٰ کے ثمرات سے ہٹا دی جاتی ہے۔ پھر چینلز ایک دوسرے پر سبقت لے جانے اور ریٹنگ بڑھانے کے لیے ایسے ایسے مہنگے خیز پروگرام تشکیل دیتے ہیں کہ ان میں رمضان المبارک کو بھی تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسی چینل نے شوبز کی کسی شخصیت کو رمضان کا پروگرام سوئپ رکھا ہے تو دوسرا چینل شوبز کا اس سے بڑا نام تلاش کر کے لاتا ہے۔ یوں کل تک کے گویے

خطبات و بیانات

افادات: حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ
جائیں حضرت رائے پوری رابع و مسند نشین خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور

رمضان المبارک ؛ انسانی روح کی بیداری کا مہینہ

12 جولائی 2013ء / 3 رمضان المبارک 1434ھ کو ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ
لاہور میں نماز جمعہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (2: 183) کے تناظر میں حضرت اقدس
مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:

رمضان المبارک کا یہ برکت والا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اللہ سے سچا تعلق قائم کرنے
کا سب سے بہترین موسم رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ یہ وہ عظیم مہینہ ہے، جو انسانی
قلوب کو اللہ سے جوڑنے، تقویٰ پیدا کرنے، عدل و انصاف کے غلبے اور انسانیت دشمن
نظاموں کے ختم کرنے کا مہینہ ہے۔ دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد
سب سے پہلا ماہ مبارک دو ہجری میں 624 عیسوی میں ہوا۔ اور اس رمضان المبارک
میں صحابہؓ کی اولوالعزم جماعت نے اپنے دور کی طاغوتی قوت کے خلاف غزوہ بدر کا عظیم
معرکہ لڑا ہے۔ گویا کہ قرآن حکیم اور دین کی تعلیمات مسلمان جماعت میں اس بات کا
جذبہ اور صلاحیت پیدا کرتی ہیں کہ وہ شیطانی اور طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کرتا ہے اور اللہ
کے ساتھ سچا تعلق قائم کرتا ہے۔ یہ برکت والا ماہ مبارک وہ ہے کہ جس میں تمام کتابیں
دنیا میں نازل کی گئی ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام پر کتابوں کا نزول اسی ماہ مبارک میں ہوا
ہے۔ خاص طور پر جامع ترین کتاب مقدس قرآن حکیم خاص طور پر اسی مہینے میں
نازل ہوئی۔ یہ عظیم انقلابی کتاب، جس نے اس رمضان المبارک کے مہینے میں سب
سے پہلی سورت میں اللہ سے تعلق جوڑنے اور طاغوتی قوتوں کے انکار کرنے کا انقلابی
نظریہ دیا، آپؐ کی اگلی تیس سالہ زندگی اسی ہدف کے حصول کے لیے گزری ہے۔ جس
میں مکہ فتح ہوتا ہے۔ قومی انقلاب کا آغاز، غزوہ بدر سے اور اسی قومی اور بین الاقوامی
انقلاب کی ابتدائی نوید اور قومی انقلاب کی تکمیل فتح مکہ کی صورت میں سامنے آتی ہے۔
یہ موسم، دل و دماغ کی دنیا میں تبدیلی پیدا کرنے کا موسم ہے۔ انسانی روح کے بگاڑ کو
دور کرنے کا مہینہ ہے۔ روحانی امراض کے بے شمار پہلو ہماری روح کو گھن کی طرح کھا
رہے ہیں، لیکن ہمارا اعمال، عبادات اور مذہبی رسومات سرانجام دینے کا طریقہ روح
سے خالی ہو گیا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ غفلت کے ان پردوں کو چاک کیا
جائے۔ دل و دماغ کی زنگ آلود گلیاں روح کی خرابیاں ہیں، انھیں دور کرنے اور عقل و
شعور ختم کرنے والے مکر و فریب کے پردے چاک کیے جائیں۔ قرآن کی صاف شفاف
تعلیمات اور علوم نبوت کی فہم و بصیرت کی تعلیمات پیش نظر رکھ کر اپنے دور کے طاغوت،
اپنے دور کے سرمایہ پرست اور انسان دشمن نظام کے مقابلے پر جماعتی انقلابی شعور پیدا
کیا جائے۔

رمضان المبارک انسانی نفوس و قلوب کی تربیت کا مہینہ

19 جولائی 2013ء / 10 رمضان المبارک 1434ھ کو ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ
لاہور میں نماز جمعہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے حضرت رائے پوری مدظلہ نے فرمایا:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا
تھا: "فَذِكْرُكُمْ الشَّهْرُ الْمُحَرَّمُ"۔ ایک بہت بڑا عظیم مہینہ تم پر سایہ لگن ہونے والا
ہے۔ اس کے ایام و اوقات و شہور دراصل انسانی نفوس و قلوب کے لیے تربیت اور ترقی
کے لیے بڑا بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اس وقت شیطانی راستے بند کر دیے جاتے ہیں
اور رحمانی اور ملکی قوتیں اور طاقتیں بڑھادی جاتی ہیں۔ انسان کی ملکیت کو آگے بڑھنے
کا موقع ملتا ہے، اس کی بھیبت کو پس پشت ڈالنے، اس کی حیوانیت کو توڑنے کے لیے
ترقی کے نئے مواقع اور مراحل سامنے آتے ہیں۔ انسان جو مجموعہ ہے بھیبت اور
مَلَکِیَتِ کا حیوانی تقاضے اس کو خواہشات، تمناؤں، آرزوؤں، مادیت پرستی، سرمایہ
پرستی، تکبر، غرور اور بد اخلاقی کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور مَلَکِیَتِ تقاضے انسان کو
انسان بناتے، انسانی خصوصیات اس کے اندر پیدا کرتے اور انسانی تقاضوں کی تکمیل
کے اعلیٰ اخلاق و کردار اور سیرت کا تعین کرتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: "جس نے روزہ رکھا ایمان کے لیے۔" ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے
دوسری جگہ ایمان کی حقیقت بیان کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "تین باتیں ایسی ہیں جس
مسلمان میں پائی جائیں، اُس نے کامل ایمان حاصل کر لیا۔ ایمان کے تمام پہلو اس کے
اندراج ہو گئے۔" پہلی بات یہ ہے کہ اس کا نظریہ عدل و انصاف کا ہو۔ بلا تفریق رنگ،
نسل، مذہب پوری انسانیت کے سیاسی، معاشی اور سماجی تقاضوں کی تکمیل کا ہو۔ دوسری
بات ایمان کے تقاضے سے آپؐ نے ارشاد فرمائی کہ پورے عالم انسانیت کے لیے امن
وامان کا نظام قائم کرنے کے لیے جدوجہد کرنا۔ اور تیسرا تقاضا آپؐ نے ارشاد فرمایا: تنگی
وسائل کے باوجود باقی لوگوں پر مال خرچ کرنا، انفاق، انسانی فلاح و بہبود، معاشی خوش
حالی اور ترقی، سوسائٹی کے موجود مسائل کو منصفانہ طور پر سوسائٹی میں تقسیم کرنا۔ سماجی
زندگی کے ماہرین، عمرانی مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ انسانی سوسائٹی کی تکمیل کے
لیے تین ہی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: فکر اور نظریہ، اس کی اساس پر ایک سیاسی نظام
اور اسی کی اساس پر ایک معاشی نظام۔

آپؐ نے فرمایا: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا"۔ وہ اپنا محاسبہ کرے،
غور و فکر کرے اور جائزہ لے کہ جس ایمان کا آپؐ نے ذکر کیا ہے، کیا اس ایمان کے
تقاضے کے مطابق ان کی سوسائٹی کا بنیادی فکر و نظریہ ہے؟ احتساب کسے کہتے ہیں کہ کوئی
معیار مقرر کر کے حساب کو اس معیار کے مطابق چیک کریں کہ کیا اس معیار کے مطابق
ہے، پڑھنا کرنا، میزان میں فرق تو نہیں، اس کے اندر کوئی کمی اور کوتاہی تو نہیں کی
گئی۔ یہی تو محاسبہ ہے۔ رمضان اسی محاسبہ کا مہینہ ہے۔

رمضان المبارک؛ ماہ پیغام عقل و شعور

2/ اگست 2013ء / 24 رمضان المبارک 1434ھ کو ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ

لاہور میں نماز جمعہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے حضرت رائے پوری نے فرمایا:
رمضان کے اس مہینے کے برکت والے ایام ہر دور کی انسانیت کو مشکلات سے نکالنے اور مسائل کی گرداب سے نکالنے کا ایک واضح پیغام عقل و شعور دیتے ہیں۔ آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اجتماعی طور پر مسائل کے گرداب میں مبتلا ہیں اور جیسے جیسے ہمارا اجتماعی سفر آگے بڑھ رہا ہے، ویسے ویسے ذلت اور رسوائی کے بہت سے پہلو ہمیں اپنی گرفت میں لیے ہوئے ہیں۔ ایسے ماحول میں کرنا کیا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ اس پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ برکت والے یہ ایام قوموں کو اپنے مسائل درست تناظر میں سمجھنے اور ان کو حل کرنے کی عقل دیتے ہیں۔

جب بھی رمضان کا مہینہ آئے تو ایک مسلمان کو کم از کم اس بات پر غور و فکر کرنا ہے کہ کتاب مقدس قرآن حکیم ہمارے مسائل کے حل کرنے کے لیے کیا عقل دے رہی ہے؟ یہ سوچنا ہے کہ کہیں ہم پر یہ ذلت اور رسوائی کا جو آبار پڑ رہا ہے، یہ انبیاء، اولیاء، سچے علمائے ربانیین یا قرآنی تعلیمات کے حاملین کی بے ادبی، اُن کی دعوت کو ٹھکرانے، ان کے بتلائے راستے اور راہ کی مخالفت تو نہیں ہوئی۔ جس کی سبب سے یہ عذاب ہے۔

قوم جب اجتماعی طور پر کوئی جرم کرے، تو اس کی سزا صدیوں تک جاتی ہے، نسلوں تک بھگتی پڑتی ہے۔ وہ فرد تک محدود نہیں ہوتی۔ جرم جتنا زیادہ قوی اور شدید ہو، سزا بھی اتنی ہوتی ہے۔ قوموں کے اجتماعی جرائم اُن کے لیے سب سے بڑی خرابی ہوتے ہیں۔ ہم رمضان کے مہینے میں انفرادی گناہوں سے تو بڑی توبہ مانگتے ہیں، لیکن جو اجتماعی جرائم ہیں، ہماری اجتماعی رائے سے جو اجتماعی نظام غلط ہوا ہے، ہمارے ووٹ کی طاقت سے جو غلط کار کار بندے مسلط ہوئے، ہمارے اجتماعی فیصلے سے جو اسلام کو نقصان پہنچا ہے، قرآن کی توبہ نہ ہوئی، انسانیت ذلیل ہوئی، چالیس پچاس لاکھ انسان قتل ہوئے، ان کی کبھی معافی مانگی ہے؟ غلط اجتماعی فیصلے قوموں کی اجتماعی ذلت کا سبب بنتے ہیں۔

آج جیسے انفرادی گناہوں سے توبہ کی ضرورت ہے، ایسے ہی اجتماعی گناہوں سے بھی توبہ کی بڑی شدت کے ساتھ ضرورت ہے۔ اور اجتماعی گناہ سے توبہ کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اجتماعیت سے متعلق اپنے گناہوں سے معافی مانگ کر اپنا نظریہ قرآن کے مطابق بنائیں۔ اجتماعی زندگی میں سیاست سے متعلق قرآن کا سیاسی شعور اور نظریہ سیکھیں۔ قرآن حکیم کی بیان کردہ معاشی تعلیمات کے تناظر میں اس نظریے کو اپنی سوسائٹی میں قائم کرنے کی فکر کریں۔ تب گناہ معاف ہوں گے اور کامیابی ہوگی۔ پانچ چھ دن اس رمضان کے رہ گئے ہیں۔ ابھی بھی وقت ہے کہ اپنے انفرادی اور اجتماعی گناہوں سے توبہ کریں۔ اور آئندہ عزم کیا جائے کہ قرآن کی تعلیمات کے تناظر میں اپنی سوسائٹی کی تعمیر و تشکیل کے لیے جدوجہد اور کوشش کریں گے۔ تب تو روزے کا وصول کرنا ہے، رمضان کا وصول کرنا ہے، قرآن کی تلاوت کرنے اور اس کے سماع کا وصول کرنا ہے۔ ہمیں صحیح طور پر رمضان المبارک کی برکات اور انعامات سمیٹنے ہیں۔

رمضان المبارک نفس، قلب اور عقل کو مہذب بناتا ہے

26 جولائی 2013ء / 17 رمضان المبارک 1434ھ کو ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ

لاہور میں نماز جمعہ کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے حضرت رائے پوری نے فرمایا:
معزز دوستو! انسانیت اللہ کی محتاج ہے۔ قرآن حکیم نے تمام انسانوں کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ (15:35) تم سب اللہ کے محتاج ہو۔ تمہیں اپنی انسانیت کی تکمیل کے لیے ترقی اور ارتقا کے لیے اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ ترقی اور ارتقا اللہ سے تعلق کے بغیر ممکن نہیں۔ انسان کی فطرت اس حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ اُسے قدم قدم پر ایک رہنمائی کی ضرورت ہے۔ یہ رہنمائی حضرات انبیاء علیہم السلام اور کتب الہیہ کے ذریعے سے انسانیت کے سامنے رکھی گئی۔

سچا مسلمان وہ ہے، جو قرآن کا اس نظر نگاہ سے شعور حاصل کرتا ہے اور فہم و بصیرت پیدا کرتا ہے۔ وہ انسانی نفس ناطقہ، جو بہیمیت اور مملکت کا نظارہ اتصال ہے، بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ محققین علمائے ربانیین نے بتلایا کہ قرآن کی مجموعی تعلیمات اس حقیقت کی نشان دہی کرتی ہیں کہ نفس ناطقہ کے اصل بنیادی تین پہلو ہیں:

- (1) نفس، جو اس کے تمام جسمانی نظام کو کنٹرول کرتا ہے۔ سننے، دیکھنے، بولنے، سوجھنے اور کسی چیز کو محسوس کرنے کا عمل اسی نفس کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ یہ انسانیت کا ایک ایسا بنیادی جوہر ہے کہ اس کے بغیر انسانیت کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔
- (2) اسی طریقے سے اس نفس پر ایک قلب ارادوں، عزائم اور فیصلہ سازی کا مرکز، جو دراصل انسانی زندگی کے اہم فیصلے اور نفس سے کام لینے کی تمام قوتوں کا اصل حکمران ہے۔ آپ نے فرمایا: ”انسانی جسم میں ایک گلوا ہے، وہ اگر درست ہے تو پورا جسم درست ہے۔ اگر وہ خراب ہے تو پورا جسم خراب ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔“
- (3) اسی طریقے سے نفس ناطقہ کا تیسرا اہم ترین پہلو انسانی عقل ہے۔ وہ عقل و شعور، جو دراصل انسانی ضروریات اور تقاضوں کا ادراک کر کے اس کا تجزیہ کرتی ہے۔ فیصلہ لینے میں قلب کی مدد کرتی ہے۔ وہ تحلیل و تجزیہ کرتی ہے کہ انسان کے لیے نقصان دہ اور فائدہ مند چیز کیا ہے؟ اس کے نفع و نقصان کے پہلوؤں کا جائزہ لے کر عقل قلب کے سامنے رائے دیتی ہے۔ اور اس پر قلب فیصلہ کرتا ہے۔

انسانی روح کے یہ تین مرکز ہیں۔ تینوں مرکز، صحیح شعور، عقل، فہم اور بصیرت کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیں تو یہ انسان مہذب قرار پاتا ہے۔

پورا قرآن حکیم اول سے آخر تک انسانی نفس کے ان تینوں دائروں کو مہذب بنانے کے لیے ہے۔ یہی تہذیب ہے، یہی دین کی تعلیمات ہیں۔ روزہ انہی تین چیزوں کو مہذب بنانے کے لیے ہے۔

حکایت حضرت ابواسحاق خواصؒ

ایک درویش نے حضرت ابواسحاق خواصؒ سے درخواست کی کہ میں سفر میں آپ کے ہمراہ رہنا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے منظور فرمایا اور کہا کہ ہم دونوں میں ایک امیر ہونا چاہیے، تاکہ تمام کام اچھی طرح سرانجام پاتے رہیں۔ درویش نے کہا: پھر آپؒ ہی امیر بن جائیں۔ آپؒ نے فرمایا: اب تم مطیع ہوں۔ درویش کہتے ہیں کہ: جب ہم ایک منزل پر پہنچے تو آپؒ نے مجھ سے بیٹھنے کو کہا اور خود پانی لائے۔ چون کہ سردی کا موسم تھا، اس لیے آپؒ نے لکڑیاں اکٹھی کیں اور آگ جلائی۔ پھر راہ میں جو کام بھی ہوتا، آپؒ خود اسے کر لیتے اور مجھے کرنے کی اجازت نہ دیتے۔ اور فرمایا: شرط یہ ہے کہ میں امیر رہوں اور تم مطیع رہو۔ راستے میں نہایت زبردست بارش ہوئی تو آپؒ نے لبادہ اتار کر مجھ پر ڈال دیا۔ اور تمام رات لبادے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر مجھ پر سایہ کیے رہے، تاکہ میں بارش سے محفوظ رہوں۔ میں یہ دیکھ کر نہایت شرم سرا ہوا، لیکن از روئے شرط کچھ نہ کہہ سکتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے کہا کہ: آج میں امیر ہوں گا۔ آپؒ نے فرمایا: بہتر ہوگا۔ جب ہم منزل پر پہنچے تو آپؒ نے تمام خدمت اپنے ذمے لے لی۔ میں نے کہا کہ: آپ امیر کے فرمان کے خلاف کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: نافرمانی وہ ہوتی ہے کہ امیر کو اپنی خدمت کے لیے کہا جائے۔ آپؒ مکہ معظمہ کے طویل سفر میں میرے ساتھ یہی سلوک فرماتے رہے۔ جب ہم منزل پر پہنچے تو میں آپ کے حسن سلوک سے شرمندہ ہو کر بھاگ گیا۔ آپ نے مجھے مقام منیٰ میں دیکھا تو فرمایا: بیٹا! دوستوں سے اس طرح محبت رکھنی چاہیے، جس طرح میں نے تم سے رکھی۔ یعنی ہر حال میں ان کی خدمت کو اپنا مقصد بنا لیا جائے۔ خواہ امیر ہو یا مطیع، خدمت کے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔

(بقیہ: ادارہ) اسلام میں ان عبادات کے اثرات و نتائج انفرادی طور پر بھی مطلوب ہیں، لیکن اجتماع اور معاشرے کی اصلاح، اسلام کا اصل ہدف ہے۔ کیوں کہ اجتماع اور معاشرے کا بگاڑ کسی فرد کی نیکی کے اثرات کو نتیجہ خیز نہیں بننے دیتا۔ اس لیے اسلام ان عبادات کے نتائج کو سوسائٹی کی سطح پر دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی لیے حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے عبادات کے مقاصد میں معاشرتی سطح پر اخلاق اربعہ کا پیدا ہونا بھی بتایا ہے کہ معاشرہ فکری و عملی اعتبار سے ہر قسم کی غلامتوں سے پاک ہو۔ محدود اور سطحی چیزوں کے بجائے انسان ذات الہی کے سامنے عاجزی اور خشوع و خضوع کا اظہار کرتا ہو۔ معاشرہ نفسانی خواہشات سے اوپر اٹھ کر قربانی اور ایثار کا نمونہ ہو اور اس میں عدل و انصاف کے نظام کا بول بالا ہو۔ آج ہمیں عبادات کے اجتماعی اثرات کی روشنی میں اپنی عبادات کا جائزہ لینا چاہیے کہ ہماری عبادات سے ہمارے معاشرے میں کیا بہتری آرہی ہے؟ اگر ہم اپنی عبادات سے مطمئن رہیں اور معاشرتی بگاڑ کا احساس ہمارے دل سے نکل جائے تو ہمیں بنی اسرائیل کے اس عابد اور زاہد کا انجام یاد رکھنا چاہیے، جو اپنی معاشرتی ذمہ داریوں سے بے نیاز ہو کر اپنی عبادت میں مصروف تھا اور عذاب کے فرشتے نے اللہ کے حکم سے ساری ہستی کو اس کے اوپر اُلٹ دیا تھا۔ (مدیر)

أخلاقیات

پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد سعید اختر

غیرت

غیرت: وہ انسانی وصف ہے، جس کی بنیاد پر انسان کائنات اور معاشرے میں اپنے مقام اور ان سے اپنے تعلق کے تقدس کی بقا کو یقینی بناتا ہے۔ جو انسان یا اجتماع انسانی اس وصف سے عاری ہو جائے، وہ اپنا وجود برقرار رکھنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔

غیرت کا وصف ایک جذبے کی صورت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ وہ طاقت و جذبہ ہے، جو انسان اور انسانی معاشرے کو اپنی شناخت قائم رکھنے میں معاون ہوتا ہے اور انہیں طاقت و دریشطانی قوتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

یہ ایک مثبت جذبہ ہے، لیکن اس جذبے کے عمل میں آنے کے تقاضے بہت نازک ہیں اور ان میں اکثر افراط و تفریط یا بد نظمی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت حال کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اور انسانی معاشرہ اس کے فوائد سے محروم اور نقصانات سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ یکجہایت کی بجائے معاشرہ شکست و ریخت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس حوالے سے اس جذبے کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ انسان اس کے رو بہ عمل آنے کے مواقع پر اپنے غصے اور قہر کے جذبات کو ایک نظم میں رکھے۔ اس کو بروئے کار لانے میں سوسائٹی یا قوم کا نظم، یعنی قانون اپنے ہاتھوں میں نہ لے۔ ایسے مواقع پر انسان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سوسائٹی کے آئین و قانون کے اداروں سے رجوع کرے اور انسانی حیثیت اور انسانی رشتوں کے تقدس کو توڑنے والی قوتوں کو نظم کی قوت سے کچل دے۔ اس کے نتیجے میں معاشرہ ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ رہے گا اور اسے حیات اجتماعی حاصل ہو جائے گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ ایسی منفی قوتوں کی سرکوبی طاقت سے کی جائے۔ آج کا دور شعور کی قوت کا دور ہے۔ لہذا طاقت کے استعمال کا حق برقرار رکھتے ہوئے عدم تشدد کی حکمت عملی سے کام لینا زیادہ دیر پا نتائج کا حامل ہوتا ہے۔

آخری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ اس طاقت و جذبے کو انفرادی و ذاتی نوعیت سے بلند کر کے اجتماعی رُخ دے دے۔ ذاتی طور پر اس کو ختم نہیں کیا جاسکتا اور نہ یہ مطلوب ہے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس کی قومی اور اجتماعی نوعیت کو ذاتی نوعیت پر فوقیت دے دی جائے۔ اس جذبے کی قومی اور اجتماعی نوعیت ذاتی حیثیت کو تحفظ فراہم کر دیتی ہے۔ لہذا ذاتی طور پر ممکن حد تک غنود و دگر گزر سے کام لیتے ہوئے اور عدم تشدد پر عمل کرتے ہوئے اجتماعی سلامتی کو یقینی بنانے کی طرف توجہ زیادہ مرکوز کر دینی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے تمام جذبات کی قوت کو قائم اور مضبوط فرما کر ان پر ملکیت کو غالب کر دے۔

رمضان المبارک اور خواتین کا کردار

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں خواتین کو الگ خطاب کرنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ خواتین کی تعلیم و تربیت کی کیا اہمیت ہے۔ رمضان المبارک ہو یا خصوصی اہمیت کے حامل دیگر مواقع، ان میں خواتین کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ کیوں کہ عورت ہمارے معاشرے کی وہ اکائی ہے، جس پر گھر اور خاندان دونوں کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر خواتین کی ذہن سازی خاندان اور اولاد کی تعلیم و تربیت کے حساب سے ہو تو ان کا کردار معاشرتی سدھار میں بنیادی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس لیے رمضان کے اس خاص موقع پر ہماری خواتین کو چند اہم امور کی طرف اپنی خصوصی توجہ مبذول رکھنی چاہیے۔

جب رمضان المبارک آتا ہے تو ہمارے گھروں کی خواتین گھروں کی صفائی ستھرائی، کچن کے سامان کی دستیابی، دورانِ رمضان سحری افطاری میں کھانوں کے انتظام و انصرام پر تو خوب توجہ دیتی ہیں اور بہت سارا وقت ان امور پر خرچ کر دیا جاتا ہے، لیکن رمضان المبارک کی حقیقی تیاری، جس میں روزے، تراویح، نوافل اور دیگر معمولات کا جو اہتمام ہونا چاہیے، ہماری کم توجہی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جس سے ہماری خواتین رمضان کے بابرکت اوقات کا بھرپور فائدہ نہیں اٹھا پاتیں، جو ہمارے دینی نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ گھروں کی صفائی ستھرائی میں کوئی حرج نہیں، لیکن رمضان کے جو بابرکت لمحات ہمیں بسر آتے ہیں، یہ بہت ہی قیمتی ہیں۔ رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ جو غیر رمضان کے کئی گھنٹوں پر فضیلت رکھتا ہے، یہ اس اہمیت کا متقاضی ہے کہ اسے اس کے شایان شان گزارا جائے۔ رمضان المبارک عادتیں ٹھیک کرنے کا مہینہ ہے۔ ہمیں اس موقع سے اپنی عادتیں درست کرنے کا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ عام دنوں میں زیادہ کھانا، زیادہ سونا، سستی اور کابلی ہمارے وجود کا حصہ بن جاتی ہے۔ رمضان کا مہینہ ایک بہترین موقع ہے کہ ہم اپنی ان عادتوں کو سنوار سکیں۔ بڑوں کو دیکھ کر چھوٹے اپنی عادتیں بناتے ہیں۔ اس موقع پر اپنے بچوں کی خصوصی تربیت کی جائے۔ ان میں رمضان کے استقبال اور اس کے اہتمام کا خصوصی جذبہ پیدا کیا جائے۔ ان کو معمولات سکھلائے جائیں۔ ان کے معمولات کی نگرانی کی جائے اور رمضان کی اہمیت بتلائی جائے۔

رمضان المبارک ہمیں سادگی اور قناعت کا درس دیتا ہے۔ ہماری خواتین بعض اوقات اس مہینے میں اخراجات کو فضول خرچی کی حد تک بڑھا دیتی ہیں۔ سحر و افطار کے معمولات میں ہمارے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہمات المؤمنین کا اُسوہ رہنا چاہیے کہ انھوں اس موقع پر کس طرح کی سادہ اور پُر وقار زندگی گزاری تھی۔ اگر ہمارے گھروں کا ماحول رمضان میں بھی سادگی قائم نہ رکھ سکا تو پھر عام دنوں کی توبات ہی کیا کی جائے۔ کھانے پینے میں سادگی جہاں روحانی پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے، وہاں جسمانی راحت اور بیماریوں سے نجات کا بھی اہم ذریعہ ہے۔ روزہ ہماری دونوں طرح کی پاکیزگی اور نجات کا سامان فراہم کرتا ہے۔

کھانے میں اعتدال ضروری ہے

(چوہدری افضل حق آزادی کے عظیم رہنما تھے۔ اپنی قوم کی تعلیم و تربیت اور اخلاقی معیار کی بلندی ہمیشہ ان کے پیش نظر رہی۔ ذیل میں ان کے اُن خطوط کی تلخیص شائع کی جا رہی ہے، جو انھوں نے 1939ء میں راولپنڈی جیل سے اپنے بچوں کے نام لکھے۔ دراصل ان کے خطاب قوم کے ہر دور کے نوہال ہیں۔ مدیر)

عزیزانِ جان! السلام علیکم

بٹی تمہارے متعلق بلقیس کا شکایتی خط آیا۔ دیکھو بی بی! زبان کا جسکے نہ صحت چھوڑنا ہے، نہ عزت، نہ دولت۔ زبان انسان کو پیٹ کا بندہ بنا دیتی ہے۔ کسی مرچ مصالحہ دار چیز کو دیکھا، بس رال ٹپک پڑی۔ چیز کسی کی ہو، مگر اٹھا کر منہ میں ڈال لینے کو جی چاہتا ہے۔ چٹھی چیزوں کا دل دادہ انسان بے قابو ہو جاتا ہے۔ تنگ دست ہو تو مانگ کر یا ادھار لے کر زبان کا مزہ لے گا۔ کئی سال ہوئے جب میں انبالہ جیل میں قید تھا تو جو کزور قیدی تھے، ان کو دودھ کا دلیا بنا کر دیتے تھے۔ میں نے اچھے بھلے آدمیوں کی عقل ماری ہوئی دیکھی کہ ناحق دلیا کھانے کے لیے تقسیم کرنے والوں کی خوشامد اور منت کر کے ان سے لینے اور جیل بھر میں بچھارے بھرتے پھرتے پھرتے کہ وہ خوب دلیا تھا۔

زبان کی لذت کی ماری اچھے گھرانوں کی بعض عورتوں کو دیکھا ہے کہ گلی سے کوئی آلو چنے مزے دار کی ہانک لگا کر خونچہ بردار گزرنے لگا تو یہ پیماں جیب ٹٹولتی بھاگیں کہ بھیا دو پیسے کے دے جاؤ۔ پھر کسی نے ملائی برف کی آواز دی تو یہ لپکیں ملائی برف اڑائی تو پھر امرود والا بچھا۔ اس نے جو مرچ مسالہ ڈال کر ڈونا اچھالا تو چسکے کی ماری عورتیں بے تاب ہو ہو گئیں۔ یہ کون لوگ ہوتے ہیں، وہی جنھوں نے بچپن سے اپنی طبیعت پر قابو نہ پایا ہو۔ جن بچوں کے دانتوں کی چکی ہر وقت چلتی رہے، ان کا معدہ ضرور خراب ہو جائے گا۔ جن کا معدہ خراب ہوا، پھر تمام بیماریاں سہیلیاں بن جاتی ہیں۔ کوئی گھڑی چیخا نہیں چھوڑتیں۔ علاوہ ازیں گاڑھے سپنے کی کماٹی فضول چسکوں میں اڑ جاتی ہے۔ جس کو یہ عادت پڑ جائے، وہ ساتھیوں میں ذلیل ہو جاتا ہے۔ ہر وقت کھانے والا کم عقل ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جسم کی ساری قوتیں تو کھانا ہضم کرنے میں لگی رہتی ہیں۔ سوچ بچار عقل فہم کا موقع ہی نہیں رہتا۔

دیکھو بیٹا! جو سچے بچپن میں خوب پڑھتے، علم و ہنر حاصل کرتے ہیں، وہ بڑے ہو کر عزت اور آرام پاتے ہیں۔ جو بچپن میں بے پروائی کریں، وہ عمر بھر اپنے نصیب کو روٹتے ہیں۔ کبھی ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں۔ کبھی ماتھا کوٹتے ہیں۔ بچپن کی بے فکری کا زمانہ لوٹ کر نہیں آتا۔ جو اس زمانے میں لکھا پڑھا جاتا ہے، وہ عمر بھر نہیں بھولتا۔ جوان یا بوڑھے ہو کر کوئی بہت اچھی قسمت والا ہی علم حاصل کرتا ہے۔ ورنہ بوڑھا طواصیر کھپانے پر بھی میاں مٹھوی رہتا ہے۔

حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ عبدالحق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

کا دورہ جنوبی سندھ ①

حضرت اقدس مدظلہ 16 روزہ دورہ پر جنوبی سندھ (کراچی رینجن) تشریف لائے۔ آپ کی آمد 16 دسمبر 2013ء کو لاہور سے 4 بجے پہرہ جناب آفتاب احمد عباسی کے ہمراہ کراچی ایئر پورٹ پر ہوئی، جب کہ حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر مدظلہ اس سے پہلے ہی چشتیاں سے براہ راست کراچی تشریف لائے تھے۔

16 دسمبر بروز جمعہ: کراچی ایئر پورٹ پر سلسلہ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے متولین اور مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلباء نے آپ کا استقبال کیا۔ حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر، انجینئر وسیم اعجاز، مولانا ہدایت اللہ، پروفیسر نعمان باقر نقوی، مولانا زویب حسن، شاہ محمد وسطو اور دیگر احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ مزید برآں ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ کراچی کیمپس میں آپ تشریف لائے تو وہاں پر بھی نوجوانوں کی کثیر تعداد آپ کے استقبال کے لیے موجود تھی۔ بعد از نماز عصر کیمپس میں موجود تمام احباب سے ملاقات ہوئی۔ بعد از نماز مغرب و ذکر حضرت اقدس مدظلہ نے عملی نظم و ضبط اور احساس ذمہ داری کی اہمیت پر رہنمائی دیتے ہوئے فرمایا کہ ”انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے اور کچھ ذمہ داریاں تفویض کی ہیں۔ جن کا نبھانا ضروری ہے۔ یہی انسانیت کی پہچان ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے دینی فکر و نظریے کو عملی شکل دینے کے لیے جدوجہد اور احساس ذمہ داری کو اپنا شعار بنا لیں۔“ بعد از نشست تمام احباب کے لیے عشائیے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

جام شورو

17 دسمبر بروز منگل: صبح 9 بجے کراچی سے جام شورو کے لیے روانگی ہوئی۔ حضرت مفتی عبدالقدیر، جناب وسیم اعجاز اور خواجہ محمد عظیم بٹ بھی اس سفر میں ہمراہ تھے۔ جام شورو میں مشہور دینی مدرسہ جامعہ ہاشمیہ کے مہتمم مولانا مفتی عبدالباسط، ڈاکٹر طیب دین مبین اور مولانا محمد اشرف اتو نے حضرت اقدس کا استقبال کیا۔ اس مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ کے ساتھ حضرت اقدس کی نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں خطاب کرتے ہوئے حضرت نے فرمایا کہ ”دینی تعلیم و تعلم کا سلسلہ ایک مقصد کے تحت ہے۔ وہ مقاصد بنیادی طور پر تین ہیں: 1- دین کے شرعی احکامات کو سمجھنا، 2- اخلاص اور اللہیت اور تزکیہ نفس کا حصول، 3- دین کے عملی نظام کے قیام کی تدبیر کرنا۔“ بعد از نشست طلباء اور اساتذہ نے حضرت اقدس سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر طیب دین مبین کے خسر پروفیسر سراج مبین صاحب کی جانب سے ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا، جس کے بعد حضرت اقدس جناب ڈاکٹر شعیب شیخ کی دعوت پر ان کے گھر حیدرآباد تشریف لے گئے۔

حیدرآباد

حیدرآباد میں ڈاکٹر شعیب کے گھر ڈاکٹر حضرت کے ساتھ نشست کا اہتمام کیا گیا۔

جس میں پہلے دینی ذمہ دار یوں کے حوالے سے حضرت اقدس نے گفتگو کی اور پھر سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ اس کے بعد پُر تکلف دعوت سے مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

نماز عصر سے قبل حضرت اقدس مدرسہ فتح الاسلام حُرکیمپ میں تشریف لائے۔ جہاں مہتمم مدرسہ حضرت مولانا محمد اشرف اتو اور دیگر احباب نے ان کا استقبال کیا۔ نماز مغرب کے بعد وہیں پر مجلس ذکر منعقد ہوئی۔ جس میں تمام احباب نے شرکت کی۔ اس کے بعد پریس کلب حیدرآباد میں سندھ یونیورسٹی اور لیاقت میڈیکل یونیورسٹی کے طلباء کے لیے سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ کا تعارف حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر نے پیش کیا۔ جس کے بعد ”ولی اللہی تحریک: تعارف و خدمات“ کے موضوع پر حضرت اقدس مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے طلباء کی رہنمائی فرمائی۔ تمام طلباء نے بڑے توجہ اور انہماک کے ساتھ سیمینار میں شرکت کی اور اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

سکرند

18 دسمبر بروز بدھ: صبح 10 بجے سکرند کے لیے روانگی ہوئی جہاں ایڈمنسٹریٹر کراچی کیمپس جناب جان محمد گدارو کے زیرِ تعمیر گھر کا افتتاح کیا۔ حضرت مفتی عبدالقدیر، جناب آفتاب احمد عباسی، حاجی بلال بلوچ، مولانا عبداللہ عابد سندھی، امجد علی آرائیں اور وسیم اعجاز بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ بعد از ظہر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا، جس میں سکرند کے علاوہ محراب پور، قاضی احمد اور نواب شاہ نے نوجوانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

گوٹھ پیر جھنڈو

بعد از نماز عصر گوٹھ پیر جھنڈو کے لیے روانگی ہوئی جہاں مولانا قاسم شاہ راشدی کی عیادت کی۔ بعد از نماز مغرب مجلس ذکر ہوئی۔ پھر پیر جھنڈو کی تاریخی لائبریری کا وزٹ کیا۔ مولانا نور شاہ راشدی نے لائبریری میں موجود قلمی نسخے حضرت اقدس کو دکھائے۔ اس دوران حضرت مفتی عبدالقدیر، آفتاب احمد عباسی اور وسیم اعجاز بھی ہمراہ تھے۔ اس کے بعد مدرسہ دارالرشاد پیر جھنڈو میں پیر عبداللہ شاہ راشدی کی مسجد میں نماز عشاء ادا کی۔ بعد از نماز عشاء پیر صاحب کے کہنے پر اس تاریخی مسجد، جہاں حضرت مولانا عبید اللہ سندھی درس دیتے تھے، میں حضرت اقدس مدظلہ نے درس قرآن عظیم دیا۔ درس قرآن میں پیر جھنڈو خانقاہ کے متعلقین اور علاقے کے دیگر افراد نے شرکت کی۔ حضرت اقدس نے ان ذمہ دار یوں پر روشنی ڈالی جو ایک مسلمان پر عائد ہوتی ہیں اور شریعت، طریقت اور سیاست کی جامعیت کی اہمیت واضح کی۔ علوم قرآنیہ کے فروغ کے حوالے سے راشدی خاندان کے بزرگوں اور حضرت رائے پوری، حضرت شیخ الہند اور حضرت سندھی کی عظیم جدوجہد کا تذکرہ کیا۔ بعد از عشاء نے عشاء کا اہتمام کیا گیا تھا۔ رات گئے تک پیر عبداللہ راشدی صاحب کے ساتھ نشست رہی جس میں امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی کی حیات اور خدمات زیرِ گفتگو رہی۔ پیر جھنڈو شریف میں حضرت سندھی کے قیام کے دوران پیش آنے والے واقعات کا بیان بڑی عقیدت و احترام کے ساتھ جاری رہا۔

19 دسمبر بروز جمعرات: پیر عبداللہ راشدی صاحب کی خواہش پر نماز فجر کی ادائیگی حضرت اقدس کی امامت میں ہوئی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد پیر صاحب کی جانب سے پُر تکلف ناشتے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس دوران حضرت سندھی اور راشدی خاندان کے باہمی تعلقات کے حوالے سے گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت اقدس مدظلہ، آفتاب احمد عباسی و سیم اعجاز اور لعل محمد گدار و صاحب نے مدرسہ دارالرشاد کی عمارت کا دورہ کیا۔ اور اس کمرے کی زیارت بھی ہوئی، جس میں حضرت سندھی مقیم تھے۔ پیر جھنڈو سے روانگی کے وقت راشدی صاحب نے تمام مہمانوں کو سندھ کی ثقافت کے مطابق آجرک پیش کیں اور الوداع کہا۔

بدین

پیر جھنڈو میں بھرپور وقت گزارنے کے بعد بدین کی جانب روانگی ہوئی۔ جہاں جناب سید امان اللہ شاہ اور جناب شفیع محمد نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ بدین پریس کلب میں طلبا کے ساتھ ایک سیمینار کا اہتمام تھا۔ ادارہ رحیمیہ کے زیر انتظام اس سیمینار کی صدارت جناب و سیم اعجاز (ریجنل کوارڈینیٹر ادارہ رحیمیہ) نے کی۔ نظامت کے فرائض سید امان اللہ شاہ نے ادا کیے۔ جناب آفتاب احمد عباسی نے ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں ”سماجی زندگی میں طلبا کے کردار“ پر حضرت اقدس نے رہنمائی فرمائی۔ اس سیمینار میں بدین کامرس کالج کے طلبا کے علاوہ زرعی یونیورسٹی منڈو جام سندھ یونیورسٹی اور مہران یونیورسٹی کے طلبا نے بھی شرکت کی۔ سیمینار کے اختتام پر شرکاء نے حضرت اقدس سے استفادہ کیا۔ بدین شہر میں ہونے والا یہ پہلا سیمینار تھا جو کہ کامیابی سے ہم کنار ہوا۔ بدین سے واپسی پر حیدرآباد میں حضرت مولانا محمد ایوب بندھانوی کی دعوت پر ان کے مدرسے میں آمد ہوئی۔ جہاں طلبا اساتذہ اور والدین کی کثیر تعداد نے آپ کا استقبال کیا۔ مجلس ذکر کے بعد مدرسہ ہذا سے فارغ التحصیل ہونے والے حفاظ کرام کی دستار بندی کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت اقدس نے خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید کے حوالے سے مسلمانوں پر عائد ہونے والی بھاری ذمہ داریوں اور اس کے تقاضوں پر روشنی ڈالی اور قرآنی نظریات کو سماجی زندگی میں عملی شکل دینے کی تاکید اور نصیحت فرمائی۔ عشائیہ کا اہتمام مدرسہ میں حضرت مولانا محمد ایوب بندھانوی کی جانب سے کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضرت اقدس دیگر مہمانوں کے ساتھ مدرسہ فتح الاسلام حُر کیمپ میں تشریف فرما ہوئے۔

20 دسمبر بروز جمعہ المبارک: ناشتے کا انتظام ڈاکٹر طیب دین یمن کی طرف سے حُر کیمپ میں کیا گیا تھا۔ جامع مسجد و مدرسہ فتح الاسلام میں نماز جمعہ کے اجتماع سے حضرت مفتی عبدالقدیر نے خطاب فرماتے ہوئے ولی اللہی تحریک اور اس کے کردار پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد حضرت اقدس نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اسلام کے نظام عبادات اور اس کے ہماری زندگی پر اثرات پر رہنمائی فرمائی اور نماز جمعہ پڑھائی۔

میرپور خاص

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد میرپور خاص روانگی ہوئی۔ حضرت اقدس کے ساتھ

حضرت مفتی عبدالقدیر آفتاب احمد عباسی اور و سیم اعجاز بھی شریک سفر تھے۔ میرپور خاص میں جناب عبداللہ کور اور دیگر رفقا نے حضرت اقدس کا استقبال کیا۔ جناب حاجی محمد سلیمان نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیے۔ بعد از نماز عشاء طلبا کے لیے سیمینار کا انعقاد کیا گیا، جس میں ”جامع تصور حیات“ کے موضوع پر حضرت اقدس نے شرکاء کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ ”انسان اس دنیا میں ایک خاص مقصد کے تحت آیا ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکامات کے مطابق انسانی معاشروں کی تہذیب کی جائے۔ اس لیے ان نامساعد حالات میں ہم اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کریں تاکہ انسانی معاشرہ ارتقا کی جانب گامزن ہو سکے۔“ سیمینار کی صدارت جناب شہزاد اللہ کھانے کی۔

ٹھٹھہ

21 دسمبر بروز ہفتہ: میرپور خاص سے ٹھٹھہ کی جانب روانگی ہوئی جہاں کراچی سے تشریف لائے ہوئے دیگر مہمانوں کے ہمراہ حضرت مولانا محمد قاسم شاہ اور جناب شاہ محمد و سطرونے شاہی مسجد ٹھٹھہ میں حضرت اقدس کا استقبال کیا۔ نماز ظہر کی ادائیگی شاہی مسجد میں باجماعت کی گئی۔ نماز کے بعد شاہی مسجد کے خطیب اور امام مسجد مولانا عبدالباسط کے ساتھ حضرت اقدس کی ملاقات ہوئی۔ انھیں ادارہ رحیمیہ کا تعارفی لٹریچر، سلسلہ رائے پور کے معمولات اور رحیمیہ رسالہ پیش کیا گیا جسے امام صاحب بہت پسند کیا اور آئندہ تعلق پر خواہش کا اظہار فرمایا۔ شاہی مسجد ٹھٹھہ سے جناب حاجی نور محمد کی رہائش گاہ تشریف لائے، جہاں انھوں نے دوستوں سمیت آپ کا استقبال کیا اور مہمانوں کی سیاحت کی۔ اس کے بعد ٹھٹھہ کے قدیم قبرستان مکی آمد ہوئی، جہاں سلسلہ قادریہ رحیمیہ رائے پور کے مشائخ میں حضرت شیخ فضیل قادری کے مزار کی زیارت کی اور فاتحہ پڑھی۔ بعد ازاں امام شاہ ولی اللہ دہلوی کے شاگرد اور خلیفہ خدوم محمد معین ٹھٹھہ کے مزار پر حاضری دی۔ اس کے بعد جم خانہ ہال مکی میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس کی صدارت جناب و سیم اعجاز نے کی۔ ابتدائی تعارفی کلمات جناب انجینئر آفتاب احمد عباسی نے سندھی زبان میں پیش کیے۔ اس کے بعد ”جدوجہد آزادی میں علما کا کردار“ کے موضوع پر حضرت اقدس مدظلہ نے رہنمائی دیتے ہوئے فرمایا کہ ”اس خطے میں اسلام کے نظریات کے فروغ میں علمائے کرام کا بنیادی کردار رہا ہے۔ جنھوں نے انسانیت دوستی کی بنیاد پر معاشرتی تشکیل کا تصور پیش کیا۔ یہی محبت اور دوستی کا نظریہ تھا کہ عوام ان کی جانب ہتھی چلی آتی تھی۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے غلامی کے تصورات پر مبنی ظلم کے نظام کی نفی کرنی ہے اور انسان دوستی کو فروغ دینا ہے۔“

سیمینار کے بعد شرکاء کے لیے چائے کا اہتمام تھا۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مجلس ذکر کا انعقاد جناب حاجی نور محمد کی رہائش گاہ پر ہوا۔ جہاں احباب نے شرکت کی۔ بعد از عشاء ”علوم قرآنیہ کلاس 1“ کے دوستوں کے لیے استفادہ نشست تھی۔ جس میں حضرت اقدس مدظلہ نے ان کے سوالات کے جوابات دیے اور کامیاب سیمینار کے انعقاد پر دوستوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور مبارک باد پیش کی۔

لاہور میں روحانی تربیتی اجتماع رمضان المبارک 1435ھ/2014ء

رحمتوں اور برکتوں والا ماہ رمضان المبارک 1435ھ/2014ء اسی ماہ سے شروع ہونے والا ہے۔ ہمیشہ سے اکابر اولیاء اللہ اور علمائے ربانیین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اس ماہ مبارک میں پوری یکسوئی اور توجہ الی اللہ کے لیے کسی ایک ہی جگہ قیام فرماتے ہیں اور اس کو صفائے باطن کے لیے بڑا کسیر سمجھتے ہیں۔

مشائخِ رائے پورا اور ان سے تعلق رکھنے والے احباب کا گزشتہ تقریباً ایک صدی سے یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ وہ اس ماہ مبارک میں انابت الی اللہ اور سالکین و طالبین کی تربیت کے لیے اجتماعی طور پر کسی ایک جگہ قیام فرماتے ہیں اور رمضان المبارک کے قیمتی اوقات میں روحانی تربیت کے حوالے سے ذکر و فکر، تزکیہ عمل اور تصفیہ باطن کا نہایت درجہ اہتمام کرتے رہے ہیں۔

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہ اپنی تمام عمر مسلسل اس معمول پر عمل پیرا رہے۔ انھی حضرات مشائخ کے معمول کے مطابق ان کے جانشین اور موجودہ مسند نشین خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالحق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

پورا ماہ رمضان المبارک 1435ھ

(29 جون 2014ء تا 28 جولائی 2014ء)

ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور میں قیام فرما ہوں گے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ اپنی اخلاقی اور روحانی ترقی کی فکر کریں۔ متوسلین سلسلہ عالیہ رحیمیہ رائے پور اس ماہ مبارک میں اپنی دیگر مصروفیات ملتوی فرما کر شیخِ رائے پور حضرت اقدس مدظلہ العالی کی معیت میں کچھ وقت لگائیں۔ تمام احباب اس روحانی اجتماع کے تربیتی معمولات اور مجالس ہائے علم و عرفان میں شرکت فرما کر نیوی اور آخری کامیابی کے لیے کوشش کریں۔

نوٹ

ملک بھر سے آنے والے احباب اپنی آمد کے شیڈول سے ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور کی انتظامیہ کو قبل از وقت اپنی آمد سے مطلع فرمائیں۔ ریجنل کمپنیز ادارہ رحیمیہ اور دیگر تمام مراکز کے ذمہ دار حضرات مرکزی کمپنیز لاہور کی انتظامیہ کو رمضان المبارک کے سلسلے میں آنے والے احباب کی فہرست سے ضرور آگاہ کریں، تاکہ ضروری اقدامات کیے جائیں۔ (ادارہ)

معمولات روحانی تربیتی اجتماع

منعقدہ رمضان المبارک 1435ھ/جون، جولائی 2014ء

اس سال موجودہ مسند نشین خانقاہ رائے پور حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالحق آزاد رائے پوری مدنیو ضوم پورا ماہ رمضان المبارک 1435ھ (جون، جولائی 2014ء) ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور میں قیام فرما ہوں گے۔ قیام رمضان کے حوالے سے معمولات درج ذیل ہوں گے:

نوافل، ذکر و اذکار و تلاوت قرآن حکیم

علی الصبح تقریباً 2 بجے تمام احباب بیدار ہو جاتے ہیں۔ نماز تہجد ادا کرتے ہیں اور ذکر وغیرہ دیگر معمولات پورے کرتے ہیں۔ اس کے بعد سحری کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جو حضرات کھانے سے فارغ ہو جاتے ہیں، وہ نوافل یا تلاوت قرآن حکیم میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

تربیت اور تزکیے کے حوالے سے احادیث نبویہ کا درس

نماز فجر کے بعد حدیث نبوی ﷺ کا درس ہوتا ہے، جس میں نبی کریم ﷺ کی انسانیت نواز تعلیمات اور آپ ﷺ کی سیرت و کردار کے بہت سے پہلوؤں کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں واضح کیا جاتا ہے۔

تربیت اور تزکیے کے حوالے سے قرآنی موضوعات پر لیکچرز

تقریباً صبح 9 بجے تمام احباب بیدار ہو جاتے ہیں۔ نماز چاشت کے بعد تربیت اور تزکیے کے حوالے سے دورہ تفسیر سے متعلق قرآنی موضوعات پر لیکچرز ہوتے ہیں، جن میں قرآن حکیم کے علوم و معارف کا بیان ہوتا ہے۔ ان لیکچرز کے دوران ممتاز صوفیائے کرام اور محققین علمائے ربانیین کے بیان فرمودہ تفسیری نکات و اشارات کی روشنی میں تربیت اور تزکیہ اور دینی امور سے متعلق شعور و آگہی اور اس کا فکر پیدا کیا جاتا ہے۔

دینی اور فقہی مسائل کا بیان

نماز ظہر کے بعد دین کے ضروری احکام و مسائل اور ان کے آداب و فضائل بیان کیے جاتے ہیں اور دینی حوالے سے عملی تربیت پر زور دیا جاتا ہے۔ نیز پوچھے گئے دینی مسائل کے جوابات دیے جاتے ہیں۔

اس کے بعد احباب تلاوت قرآن میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

دینی موضوعات پر لیکچرز کا اہتمام

اس کے بعد کسی اہم دینی موضوع پر لیکچر ہوتا ہے۔ اور حالات حاضرہ کے حوالے سے نوجوانوں کو دینی ذمہ داریوں اور عملی جدوجہد کے شعوری تقاضوں سے آگاہی دی جاتی ہے۔

نماز تراویح کے مسائل

- ☆ رمضان المبارک میں عشا کی نماز کے بعد تراویح کی بیس رکعات دو دو رکعت کر کے پڑھنا مرد و عورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔
- ☆ تراویح کا وقت عشا کے بعد صبح صادق تک ہے۔ بہتر ہے کہ وتر تراویح کے بعد پڑھے جائیں، لیکن اگر وتر کے بعد تراویح پڑھیں تو بھی درست ہے۔
- ☆ تراویح کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنا سنت کفایہ ہے، اگر محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہو تو تمام اہل محلہ گناہ گاروں کے۔
- ☆ تراویح کی بیس رکعات دو دو رکعت کر کے پڑھی جائیں اور ان میں ہر ترویجہ (چار رکعت) اور وتر کے درمیان کچھ دیر وقفہ کرنا مستحب ہے۔
- ☆ ترویجہ کے درمیان کوئی خاص عبادت متعین نہیں، بلکہ اختیار ہے، خواہ ذکر اذکار کریں، تلاوت کریں اور بعض فقہاء کے نزدیک درج ذیل دعا پڑھنا منقول ہے، لہذا جس کا جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے: **سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوتِ، سُبْحَانَ ذِي الْحِزَّةِ وَالْعَظْمِيَّةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ. اَللّٰهُمَّ اجْرِنَا مِنَ النَّارِ، يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ يَا مُجِيبُ.**
- ☆ رمضان میں تراویح کے ساتھ وتر کی نماز باجماعت پڑھنا افضل ہے۔
- ☆ نماز تراویح میں قرآن پاک سننے کی اجرت لینا حرام ہے۔
- ☆ اگر اجرت کے بغیر قرآن سننے والا نہ ملے تو چھوٹی سورتوں سے ہی تراویح پڑھ لینا چاہیے۔
- ☆ تراویح کی مکمل نماز چھوٹ جائے اور اس کا وقت نکل جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔ اگر پڑھے گا تو نفل شمار ہوگی۔
- ☆ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ عشا کی نماز ہو چکی تو اُسے چاہیے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے، پھر تراویح میں شریک ہو۔
- ☆ تراویح کی کچھ رکعتیں امام کے ساتھ نہ پڑھ سکا تو وتر کے بعد ادا کر لے۔
- ☆ تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھنا یا سننا سنت مؤکدہ ہے۔ اگر قرآن مجید چند دنوں میں ختم کر لیا تو بیس دنوں میں بھی تراویح پڑھے۔

بقیہ: ٹی وی چینلز اس عمل سے ہمارے چینلز رمضان اور روزے کی روح مساوات اور ہمدردی کی نئی کر رہے ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک جسمانی خواہشات کو کنٹرول اور روحانی قوتوں کو بیدار کرنے کی ایک عملی مشق اور پروگرام ہے، لیکن ہمارے چینلز اپنے طرز عمل سے پورا مہینہ خواہشات کو ابھارتے ہیں۔ رمضان المبارک انسان ساز مہینہ ہے۔ اس کے اپنے اغراض و مقاصد اور اہداف ہیں۔ اگر ٹی وی چینلز کو رمضان المبارک کے متعلق پروگرام کرنے کی توفیق ہو ہی جاتی ہے تو انھیں ملٹی نیشنل کمپنیوں اور دیگر کاروباری اداروں کا آلہ کار بننے کے بجائے اسلام اور رمضان کے مقاصد کو سامنے رکھنا چاہیے۔ انھیں رمضان المبارک کے تقدس اور مقاصد اور اس پر گفتگو اور رہنمائی کے مسئلہ معیارات کو پورا کرنا چاہیے۔

ذکر اللہ کی مجلس اور فلاح دارین کی دعا

نماز عصر کے بعد حضرت اقدس رائے پوری مدظلہ العالی کی معیت میں مجلس ذکر ہوتی ہے۔ اس کے بعد تربیت و تزکیے کے حوالے سے ذکر اللہ کی اہمیت پر بیان ہوتا ہے۔ پھر حضرت اقدس مدظلہ العالی تمام احباب و متعلقین کے لیے خصوصی دعا فرماتے ہیں۔ نماز مغرب کے بعد احباب سنن و نوافل ادا کرتے ہیں۔

تراویح میں پڑھے ہوئے پارہ قرآن کا تفسیری خلاصہ

نماز عشا اور نماز تراویح کے بعد پڑھے ہوئے پارے کے مضامین کا تفسیری خلاصہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس میں قرآن حکیم کی سورتوں کے موضوعات اور مضامین کے بنیادی نکات کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ ان نکات کے ذریعے انسانی معاشرے کی سیاسی، معاشی، عمرانی اور نظریاتی حوالے سے درست تشکیل کے بنیادی اساسی اصولوں کی وضاحت ہوتی ہے۔ اس کے بعد تصوف کی کتاب ”امداد السلوک“ سے مشائخ عظام کے ملفوظات اور ارشادات پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔

رحیمیہ ریجنل کیمپسز میں معمولات ماہ رمضان

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ) کے تمام ریجنل کیمپسز کراچی، سکھر، ملتان، راولپنڈی اور پشاور میں ماہ رمضان المبارک میں درج ذیل معمولات ہوں گے۔ احباب ان میں شرکت فرمائیں:

- 1- ذکر اللہ کی مجلس: تمام ریجنل کیمپسز میں روزانہ بعد نماز عصر مشائخ رائے پور کے معمولات کے مطابق مجلس ذکر کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں ان شہروں اور متعلقہ علاقوں میں موجود سلسلہ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے تمام احباب بھرپور شرکت کرتے ہیں۔
- 2- نماز تراویح اور تفسیری خلاصہ: تمام ریجنل کیمپسز میں نماز تراویح کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ جس میں بہترین حفاظ نماز تراویح میں قرآن پاک سنائیں گے۔ اور تراویح کے بعد پڑھے ہوئے پارے کا تفسیری خلاصہ بیان کیا جائے گا۔ نیز مشائخ علمائے ربانیین کے ملفوظات و ارشادات پڑھ کر سنائے جائیں گے۔
- 3- رحیمیہ کیمپسز میں معمولات کی نگرانی درج ذیل حضرات کریں گے:
- 1- ملتان کیمپس: حضرت مولانا مفتی سعید الرحمن مجاز حضرت اقدس رائے پوری رابع رحمۃ اللہ علیہ
- 2- سکھر کیمپس: حضرت مولانا محمد عبداللہ عابد سندھی، محترم ڈاکٹر لیاقت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
- 3- محسوی (مجازین حضرت رائے پوری رابع قدس سرہ)
- 3- کراچی کیمپس: مولانا ذہیب حسن، مولانا مفتی اللہ بخش
- 4- راولپنڈی کیمپس: حضرت مولانا تاج افسر مجاز حضرت اقدس رائے پوری رابع رحمۃ اللہ علیہ
- 5- پشاور کیمپس: مولانا معظم علی، مولانا محمد عارف

نقشہ اوقات سحر و افطار رمضان المبارک 1435ھ / جون، جولائی 2014ء

سکھر		کراچی		کوئٹہ		پشاور		ملتان		اسلام آباد		لاہور		ایام	تاریخ عیدوسی	تاریخ ہجری
افطار	سحر	افطار	سحر	افطار	سحر	افطار	سحر	افطار	سحر	افطار	سحر	افطار	سحر	دن	جون	رمضان المبارک
7:24	3:59	7:25	4:16	7:38	3:56	7:29	3:20	7:20	3:38	7:23	3:16	7:13	3:20	اتوار	29	یکم
7:24	3:59	7:25	4:16	7:38	3:56	7:29	3:20	7:20	3:38	7:23	3:16	7:13	3:21	سوموار	30	2
7:24	4:00	7:26	4:17	7:38	3:57	7:29	3:21	7:20	3:39	7:23	3:17	7:13	3:22	منگل	یکم جولائی	3
7:24	4:00	7:26	4:17	7:38	3:57	7:29	3:21	7:20	3:39	7:23	3:17	7:13	3:22	بدھ	2	4
7:24	4:01	7:26	4:18	7:38	3:58	7:29	3:22	7:19	3:40	7:23	3:18	7:13	3:23	جمعرات	3	5
7:24	4:01	7:26	4:18	7:38	3:58	7:29	3:22	7:19	3:40	7:23	3:19	7:13	3:23	جمعہ المبارک	4	6
7:24	4:02	7:26	4:19	7:38	3:59	7:29	3:23	7:19	3:41	7:22	3:20	7:13	3:24	ہفتہ	5	7
7:24	4:02	7:26	4:19	7:38	3:59	7:29	3:24	7:19	3:41	7:22	3:20	7:13	3:25	اتوار	6	8
7:24	4:03	7:25	4:20	7:38	4:00	7:28	3:25	7:19	3:42	7:22	3:21	7:13	3:25	سوموار	7	9
7:24	4:03	7:25	4:20	7:38	4:00	7:28	3:25	7:19	3:42	7:22	3:22	7:13	3:26	منگل	8	10
7:23	4:04	7:25	4:21	7:37	4:01	7:28	3:26	7:19	3:43	7:22	3:23	7:12	3:27	بدھ	9	11
7:23	4:04	7:25	4:21	7:37	4:02	7:28	3:27	7:19	3:44	7:22	3:23	7:12	3:27	جمعرات	10	12
7:23	4:05	7:25	4:22	7:37	4:03	7:27	3:28	7:18	3:45	7:21	3:24	7:12	3:28	جمعہ المبارک	11	13
7:23	4:05	7:25	4:22	7:37	4:03	7:27	3:29	7:18	3:45	7:21	3:25	7:12	3:29	ہفتہ	12	14
7:23	4:06	7:25	4:23	7:36	4:04	7:27	3:30	7:18	3:46	7:20	3:26	7:11	3:30	اتوار	13	15
7:23	4:07	7:25	4:23	7:36	4:05	7:27	3:30	7:18	3:47	7:20	3:26	7:11	3:30	سوموار	14	16
7:22	4:08	7:24	4:24	7:36	4:06	7:26	3:31	7:17	3:48	7:20	3:27	7:11	3:31	منگل	15	17
7:22	4:08	7:24	4:24	7:36	4:06	7:26	3:32	7:17	3:48	7:20	3:28	7:10	3:32	بدھ	16	18
7:21	4:09	7:24	4:25	7:35	4:07	7:25	3:33	7:16	3:49	7:19	3:29	7:10	3:33	جمعرات	17	19
7:21	4:10	7:24	4:26	7:35	4:08	7:25	3:34	7:16	3:50	7:19	3:30	7:10	3:34	جمعہ المبارک	18	20
7:21	4:11	7:23	4:27	7:34	4:09	7:24	3:35	7:16	3:51	7:18	3:31	7:09	3:34	ہفتہ	19	21
7:21	4:11	7:23	4:27	7:34	4:09	7:24	3:36	7:16	3:51	7:18	3:32	7:09	3:35	اتوار	20	22
7:20	4:12	7:22	4:28	7:33	4:10	7:23	3:37	7:15	3:52	7:17	3:33	7:08	3:36	سوموار	21	23
7:20	4:13	7:22	4:28	7:33	4:11	7:23	3:38	7:15	3:53	7:16	3:34	7:08	3:37	منگل	22	24
7:19	4:14	7:21	4:29	7:32	4:12	7:22	3:39	7:14	3:54	7:15	3:35	7:07	3:38	بدھ	23	25
7:19	4:14	7:21	4:30	7:32	4:13	7:21	3:40	7:13	3:55	7:15	3:36	7:06	3:39	جمعرات	24	26
7:18	4:15	7:21	4:31	7:31	4:14	7:20	3:41	7:12	3:56	7:14	3:37	7:06	3:40	جمعہ المبارک	25	27
7:18	4:16	7:21	4:31	7:31	4:14	7:20	3:42	7:12	3:56	7:14	3:38	7:05	3:41	ہفتہ	26	28
7:17	4:17	7:20	4:32	7:30	4:15	7:19	3:43	7:11	3:57	7:13	3:39	7:05	3:42	اتوار	27	29
7:17	4:17	7:20	4:32	7:29	4:16	7:18	3:44	7:11	3:58	7:12	3:40	7:04	3:42	سوموار	28	30

نوٹ: یہ نقشہ علمائے کرام اور مفتیان عظام کی زیر نگرانی ترتیب دیا گیا ہے۔ اس میں دو منٹ کی احتیاط پیش نظر رکھی جا رہی ہے۔